

قیامت اور شناخت عظمت سیدہ

<?xml encoding="UTF-8?">



بسم الله الرحمن الرحيم
قیامت اور شناخت عظمت سیدہ
فدا حسین حلیمی (بلتستانی)

پیشکش : امام حسین علیہ السلام فاؤنڈیشن

جناب سیدہ کی عظمت میں فریقین (شیعہ اور سنی) نے سینکڑوں کی تعداد میں احادیث نقل کی ہیں کہ جن احادیث کے مقصود و مرام کو سمجھنے سے بلند پرواز رکھنے والے انسانی عقول حیران و سرگردان ہیں۔ خصوصاً وہ احادیث مبارکہ کہ جو قیامت کے دن آپ کی عظمت و جلالت کو بیان کرتے ہوئے وارد ہوئی ہیں۔ یہ احادیث روز محشر میں مختلف مقامات پر مختلف صورتوں میں آپ کی عظمت اور بڑائی کو بیان کرتی ہیں۔ ہم ان میں چند موارد کو قارئین کی نظر کرتے ہیں۔ تاکہ خدا کے ہاں آپ کی عظمت و منزلت کا اجمالی خاکہ ذہنوں میں آجائے۔

۱۔ سیدہ --- مصداق حوض کوثر

شیعہ و سنی تفاسیر میں سورہ مبارکہ کوثر کی تفسیر میں یہ مطلب نقل ہوا ہے کہ کوثر سے مراد "حوض کوثر" ہے کہ جس کے مالک سرور کائنات ، ساقی مولائے کائنات - اور باطن سیدہ کبریٰ مراد ہیں - جب تک کوئی مومن اس پاک و پاکیزہ چشمہ (معارف اور تعلیمات سیدہ) سے سیراب ہو کر پاک نہ ہو جائے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور حدیث ثقلین میں بھی رسول اسلام نے جس حوض کا تذکرہ فرمایا ہے - اس سے مراد بھی سیدہ ہی ہونگی کہ آپ کی ذات اقدس وہ مقام ہے کہ جس پر آکر قرآن اور عترت آپس میں ایک ہونگے اور یہ وہ منزل ہے جس پر قرآن اور تمام آئمہ اطہار اتر آئیں گے۔ کیونکہ قرآن و عترت دو چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی حقیقت کی دو تصویریں ہیں۔ اور جناب سیدہ وہ حقیقت ہیں جس کا ایک چہرہ قرآن اور دوسرا چہرہ معصومین ہیں۔ کیا شان اس معصومہ کی کہ جب فاطمہ بن کر آئیں تو قوم کو عذاب جہنم سے نجات کا پیغام سنایا اور جب بتول بن کر آئیں تو آیت تطہیر کو ایک عظیم مفہوم مل گیا۔ اور جب معصومہ بن کر آئیں تو قرآن و عترت اور امامت اور رسالت کے لئے میعاد گاہ بنیں اور کوثر بن کر آئیں تو اہل جنت کو جنتی ہونے کی سند مل گئی۔

پروردگار عالم نے مجھ جیسے گناہگار بندوں کو بخشنے کے لئے اور بعض دوسرے مومنین کے مقام و مرتبہ کو ترقی دینے کے لئے ایک وسیلہ اور ذریعہ قرار دیا ہے ، جسے "شفاعت" کہا جاتا ہے۔

اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے انبیاء، اوصیاء، قرآن کریم، ملائکہ، علماء اور شہداء سے لے کر ایک مسجد کے درودیوار بھی اپنی مقررہ شدہ حدود کے تحت شفاعت کریں گے۔ لیکن ان تمام شفاعت کرنے والوں کے درمیان جانب سیدہ کا دائرہ سب سے وسیع اور بڑا ہوگا۔

اس دن آپ کی شفاعت نہ صرف آپ کے فرزندان اور چاہنے والوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی بلکہ آپ کے چاہنے والوں کے چاہنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ جیسا کہ روایت میں آیا ہے: محشر کے صحرا میں وانفسا اور فریاد و فغان کا عالم ہوگا تو اسی اثناء میں ایک فرشتہ آواز دے گا: غصوا ابصارکم حتی تجوز فاطمة بنت محمد۔ اے اہل محشر! اپنی آنکھوں کو بند کر دو تاکہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔ ب یہ آواز آئے گی تو کوئی بھی نبی اور وصی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ سیدہ کے احترام میں اپنی آنکھیں بند کر دیں گے۔ پھر سیدہ عدل الہی کے سامنے اپنی مظلومیت کی شکایت کریں گی تو خداوند عالم کی جانب سے آواز آئے گی: یا حبیبتی اسالی تعطی واشفعی تشفعی فوعزتی وجلالی لاجازین ظلم کل ظالم۔ اے میری حبیبہ! جو بھی سوال کر عطا ہوگا اور جس کی شفاعت چاہتی ہو شفاعت کرو مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں ضرور ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ دوں گا۔ اس وقت جناب سیدہ عرض کریں گی: الہی وسیدی ذریتی وشیعتی وشیعة ذریتی ومحبی ومحب ذریتی پروردگارا! میرے فرزندان، میرے فرزندان کے ماننے والے اور میرے فرزندان کے چاہنے والے۔ آواز آئے گی: این ذریة فاطمة وشیعتھا ومحبو ذریتھا؟ کہاں ہیں فرزندان فاطمہ؟ اور کہاں ہیں فاطمہ کے پیروکار اور ان کے فرزندان کے چاہنے والے؟ اسکے بعد فوراً رحمت کے فرشتے ایک ایک کر کے انہیں چن لیں گے اور انہیں جنت کی طرف لے جائیں گے۔ اور جناب سیدہ ان سب کے آگے آگے انہیں جنت کی طرف لے جائیں گی۔ (امالی شیخ صدوق ص ۲۵۔ ناسخ التواریخ ص ۱۷۶۔ غایۃ المرام ص ۵۹۶)۔

اسی طرح ایک دوسری روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ جناب سیدہ جنت کے دروازے پر آکر رک جائیں گی اور صحرائے محشر کی جانب رخ کریں گی تو پروردگار عالم کی طرف سے آواز آئے گی: اے میرے حبیب کی بیٹی! کیوں رک گئی ہو درحالانکہ میں نے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی تھی؟ تو آپ عرض کریں گی: پروردگارا! میں چاہتی ہوں آج میری قدر و منزلت معلوم ہو جائے تو جواب آئے گا: اے فاطمہ! اہل محشر میں موجود ہر ایک کے دل میں دیکھو جس جس کے دل میں اپنی اور اپنے فرزندان کی ذرہ برابر محبت پائی جائے اسے بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جائو سوائے کالے دل کے کافر، بیمار دل کے شک کرنے والے اور سنگدل کے منافق کے اور کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ (ریاحین الشریعہ ج ۱ ص ۲۳۳)۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سیدہ کی شفاعت کا درجہ سب بلند اور وسیع ہوگا۔ اب یہ کیا راز ہے کہ جسکی وجہ سے مرسل اعظم اور امیر المومنین - کے ہوتے ہوئے آپکو شفاعت کا یہ بلند درجہ حاصل ہے۔ بے شک اس اسرار الہی کو سمجھنے سے فکر بشر عاجز ہے۔ لیکن عرفاء اور اہل معرفت کے نزدیک اسکی ایک تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ خداوند نے مرد اور عورت دونوں کو اس طرح بنایا کہ جوں جوں تکامل اور تقرب کے مراحل طے کرتے جائیں گے تو مرد میں جلال الہی کی صفات مثلاً صلابت، قاطعیت، قدرت وغیرہ زیادہ متجلی ہوتی جائیں گی لیکن اسکے برعکس عورتوں میں جمال الہی کی صفات مثلاً رحمت، محبت، عطوفت، لطافت، نزاکت وغیرہ زیادہ متجلی ہوتی جائیں گی اور چونکہ جناب سیدہ رحمت الہی میں مظہر تام ہیں اور شفاعت رحمت الہی کا ایک

جلوہ ہے لہذا یہ صفت دوسرے تمام انبیاء اور اوصیاء کی نسبت آپکی ذات میں زیادہ متجلی ہوگا۔ (مصباح یزدی، جامی از دلال کوثر، ۳۱-۳۲)

۳. سیدہ .. سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگی

پیغمبر اکرم سے نقل کی گئی متعدد روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے جنت کو برائے مرضیہ کے نور مبارک سے خلق کیا ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے آپ ہی کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ اس باب میں کئی روایات فریقین کی کتابوں میں موجود ہیں بطور نمونہ ایک حدیث نبوی کو نقل کرتے ہیں، جسے ابوہریرہ نے روایت کیا ہے؛ کہتا ہے: قال النبی اول من یدخل الجنة فاطمة۔ (ینابیع المودة ص ۲۶۰، الخصائص للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۵)

آنحضرت ارشاد فرماتے ہیں: فاطمہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی۔ البتہ اس کے مقابل میں اور بھی روایت پائی جاتی ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: ان اول من یدخل الجنة انا وعلی وفاطمہ والحسن والحسین۔ (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۵۱، کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۸) فرماتے ہیں: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔
